

**B.A. Part-II (Semester-IV) (CBCS) Examination**  
**URDU LITERATURE**  
**OPTIONAL SUBJECT (LITERATURE)**

Time : Three Hours]

[Maximum Marks : 80

20

سوال نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل معروضی سوالات حل کیجئے:—

(۱) امراؤ جان کہاں کی رہنے والی تھی؟

- (a) کانپور (b) لکھنؤ  
(c) فیض آباد (d) مراد آباد

(۲) امراؤ جان اداکانام کیا تھا؟

- (a) امیر جان (b) امیرن  
(c) عمارہ (d) ایمن

(۳) امراؤ جان اداناول کے تخلیق کار ہیں:

- (a) مرزا ہادی رسوا (b) قاضی عبدالستار  
(c) قاضی عبدالغفار (d) پریم چند

(۴) دلاور نے امراؤ جان کو کتنے روپے میں فروخت کیا؟

- (a) سو سو (b) سوادو سو  
(c) سواتین سو (d) سوچار سو

(۵) امراؤ جان کا رشتہ کس کے ساتھ ہوا تھا؟

- (a) خالہ کے لڑکے سے (b) ماموں کے لڑکے سے  
(c) چاچا کے لڑکے سے (d) پھوپھی کے لڑکے سے

(۶) خانم کا کوٹھا کہاں تھا؟

- (a) فیض آباد (b) لکھنؤ  
(c) کانپور (d) دہلی

(۷) خانم کاس کتنا تھا؟

(b) 50 سال

(a) 60 سال

(d) 45 سال

(c) 40 سال

(۸) امراؤ جان کی پرورش کی ذمہ داری کس نے لی تھی؟

(b) مولوی صاحب نے

(a) خانم نے

(d) بیگا جان نے

(c) بوا حسینی نے

(۹) خانم کی لڑکی کا کیا نام تھا؟

(b) خورشید

(a) بسم اللہ جان

(d) بیگا جان

(c) امیرن

(۱۰) ”اگرچہ میں کسی کو شعر کہنے کی صلاح نہیں دیتا مگر تم اگر شعر نہ کہو گے تو اپنی طبیعت پر سخت ظلم کرو گے“ غالب نے کس کے لئے

کہا؟

(b) حالی

(a) شبلی

(d) ذوق

(c) مومن

سوال نمبر ۲۔ مندرجہ ذیل اقتباسات میں سے صرف دو اقتباس کی وضاحت مع سیاق و سباق کے کیجئے :-

(۱) مرزا صاحب آپ کہیں گے میں بڑے کٹر دل تھی کہ بہت جلد اپنے ماں باپ کو بھول کر کھیل کود میں پڑ گئی۔ اگرچہ میرا سن بہت

کم تھا مگر خانم کے مکان میں آنے کے ساتھ میرے دل کو آگاہی ہو گئی کہ اب مجھے عمر بھر یہیں بسر کرنا ہے۔ جیسے نئی دلہن اپنے

سسرال جا کے سمجھ لیتی ہے کہ میں یہاں ایک دودن کے لئے نہیں بلکہ مرنے اور بھرنے کے لئے آئی ہوں، ٹھیک وہی میرا حال

تھا راستے میں موئے ڈکیتوں کے ہاتھوں وہ ایذا اٹھائی تھی کہ خانم کا مکان میرے لئے بہشت تھا۔ ماں باپ کو ملنے کو میں بالکل

ناممکن سمجھ چکی تھی اور جو چیز ناممکن سمجھ لی جائے اس کی آرزو باقی نہیں رہتی۔ اگرچہ فیض آباد لکھنؤ سے چالیس کوس ہے مگر اس

زمانے میں مجھے بے انتہا دور معلوم ہوتا تھا بچپن کی سمجھ میں اور اب میں بڑا فرق معلوم ہوتا ہے۔

(۲) مکتب میں مجھ سمیت تین لڑکیاں تھیں اور ایک لڑکا تھا گوہر مرزا احد درجے کا شریار اور بد ذات، سب لڑکیوں کو چھیڑا کرتا تھا، کسی

کو منہ چڑا دیا کسی کے چٹکی لے لی۔ اس کی چوٹی پڑ کے کھینچ لی۔ اس کے کان دکھا دیئے۔ دولڑکیوں کی چوٹی ایک میں جکڑ دی،

کہیں قلم کی نوک توڑ ڈالی، کہیں کتاب پر دوات الٹ دی، غرض کے اس کے مارے ناک میں دم تھا۔ لڑکیاں بھی خوب دھیپاتی

تھیں اور مولوی صاحب بھی قرار واقعی سزا دیتے تھے مگر اپنی آنی بانی سے ناچوکتا تھا سب سے بڑھ کر میری گت بناتا تھا کیونکہ

میں سب سے انیلی گیگلی سی تھی اور مولوی صاحب کے دباؤ میں بھی رہتی تھی۔ میں نے مولوی صاحب سے کہہ کہہ کے مار

پٹوائی مگر بے غیرت کسی طرح باز نہ آیا آخر میں بھی چغلیاں کھاتے کھاتے عاجز آگئی میری فریاد پر مولوی صاحب اس کو بہت ہی بے دردی سے سزا دیتے تھے کہ خود مجھے ترس آ جاتا تھا۔

(۳) ہائے کیا دن تھے کسی بات کی فکر نہ تھی۔ اچھے سے اچھا کھاتی تھی اور بہتر سے بہتر پہنتی تھی کیونکہ ہجولی لڑکے لڑکیوں میں مجھے اپنے سے بہتر نظر نہ آتا تھا دل کھلا ہوا نہ تھا۔ نگاہیں پھٹی ہوئی نہ تھیں۔ جہاں میں رہتی تھی وہاں کوئی مکان میرے مکان سے اونچا نہ تھا سب ایک کٹھریا کھیریل میں رہتے تھے۔ میرے مکان میں آمنے سامنے دو دالان تھے۔ صدر کے دالان کے آگے کھیریل پڑی ہوئی دو کوٹھریاں تھیں سامنے دالان کے ایک باورچی خانہ تھا۔ دوسری طرف کوٹھے کا زینہ۔ کوٹھے پر ایک کھیریل دو کوٹھریاں۔ کھانے پکانے کے برتن ضرورت سے زیادہ تھے۔ دو چادریاں چاندنیاں بھی تھیں۔ ایسی چیزیں محلے کے لوگ ہمارے گھر سے مانگنے آتے تھے۔ ہمارے گھر میں بھشتی پانی بھرتا تھا۔ محلے کی عورتیں خود ہی پانی بھرتی تھیں۔ ہمارے ابا جب گھر سے وردی پہن کر نکلتے تھے تو لوگ انھیں جھک جھک کر سلام کرتے تھے۔ میری اماں ڈولی پر سوار ہو کر مہمان جاتی تھیں۔ ہمسائیاں پیدل ماری ماری پھرتی تھیں۔

(۴) دوسرے دن پہر دن چڑھے خدمت گار آیا میں کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی۔ غزل کی نقل میں نے کر رکھی تھی۔ اس کے حوالے کی۔ اس نے پانچ اشرفیاں کمر سے نکال کے مجھے دی اور کہا کہ نواب صاحب نے کہا ہے کہ آپ کے لائق تو نہیں مگر خیر پان کھانے کے لئے میری طرف سے قبول کیجئے۔ آج شب کو چراغ جلنے کے بعد ضرور آؤں گا خدمت گار سلام کر کے رخصت ہوا اس کے جانے کے بعد پہلے تو مجھے خیال ہوا کہ بوا حسینی کو بلا کے یہ اشرفیاں دے دوں وہ خانم کے حوالے کرے پھر ایک دفعہ اشرفیوں کی طرف جو دیکھا چمکتی چمکتی نئے گھن کی اشرفیاں، بھلا میرے دل سے کب نکلتی تھیں، اس وقت صندوق وند و قچہ تو میرے پاس نہ تھا، پلنگ کے پائے کے نیچے دبا دیں۔

(۱) یہ سچ ہے کہ حالت ہماری زبوں ہے  
عزیزوں کی غفلت وہی جوں کی توں ہے  
جہالت وہی قوم کی راہنمواں ہے  
تعصب کی گردن پہ ملت کا خوں ہے  
مگر اے امید اک سہارا ہے تیرا  
کہ جلوہ یہ دنیا میں سارا ہے تیرا

(۲) بنی نوع میں دو طرح کے ہیں انسان  
تفات ہے حالت میں جن کی نمایاں  
کچھ ان میں راحت طلب اور تن آساں  
بدن کے نگہاں بستر کے درباں  
نہ محنت کے مائل نہ قدرت کے قائل  
سمجھتے ہیں تنکے کو رستے میں حائل

(۳) اسی طرح یاں اہل ہمت ہیں جتنے  
کمر بستہ ہیں کام پر اپنے اپنے  
جہاں کی ہے سب دھوم دھام ان کے دم سے  
فقیر اور غنی سب طفیلی ہیں ان کے  
بغیر ان کے بے ساز و ساماں تھی مجلس  
نہ ہوتے اگر یہ تو ویراں تھی مجلس

(۴) بس اے نا امیدی نہ یوں دل بجھا تو  
جھلک اے امید اپنی آکر دکھا تو  
ذرا ناامیدوں کی ڈھارس بندھا تو  
افردہ دلوں کے دل کو آکر بڑھا تو  
ترے دم سے مردوں میں جانیں پڑی ہیں  
جلی کھیتیاں تو نے سرسبز کی ہیں

10

سوال نمبر ۴۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کا تفصیلی جواب دیجئے:-

- (۱) امراؤ جان ادا ناول کا تنقیدی جائزہ لیجئے۔
- (۲) درج ذیل میں سے کسی ایک کے کردار پر روشنی ڈالئے۔

- (i) خانم
- (ii) بوا حسینی
- (iii) امراؤ جان ادا

سوال نمبر ۵۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کا جواب دیجئے :—

- (۱) مرزا ہادی رسوا کی سوانح حیات بیان کرتے ہوئے ان کی ناول نگاری پر روشنی ڈالیے۔
- (۲) الطاف حسین حالی کے زندگی کے اہم واقعات بیان کرتے ہوئے ان کی نظم نگاری پر روشنی ڈالیے۔
- (۳) مولانا محمد حسین آزاد کی سوانح حیات اور ادبی خدمات بیان کیجئے۔
- (۴) ڈپٹی نذیر احمد کی سوانح حیات اور ادبی خدمات بیان کیجئے۔

سوال نمبر ۶۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کے بارے میں اظہار خیال کیجئے :—

- (۱) اُردو میں افسانہ نگاری کا ارتقاء
- (۲) اُردو مکتوب نگاری کا آغاز و ارتقاء